



کلاس: 12th

مضمون: اکنامکس

باب 3: بینک (مشقی

سوالات)

سوال 1: نیچے دیئے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. تجارتی بنک کس قسم کی امانتوں پر سود یا منافع ادا نہیں کرتے؟

(الف) میعادى امانتیں

(ب) بچت امانتیں

(ج) طلبى امانتیں ✓

(د) معینہ امانتیں

2. ذیل میں سے کون سا کام مرکزی بنک کے فرائض میں شامل نہیں؟

(الف) نوٹ جاری کرنا

(ب) منافع کمانا ✓

(ج) ہنڈیوں پر دوبارہ ہٹہ لگانا

(د) بازار زر کا ناظم

3. مرکزی بنک قیمتوں میں استحکام لانے کے لیے جو پالیسی اختیار کرتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) قیمت پالیسی

(ب) مالیاتی پالیسی

(ج) زری پالیسی

(د) حکومتی پالیسی

4. پاکستان میں نفع و نقصان کے شراکتی کہاتے کب کھولے گئے؟

(الف) 1973 میں

(ب) 1979 میں

(ج) 1981 میں

(د) 1985 میں

5. ذیل میں سے کون سا نظام پاکستان میں نوٹ جاری کرتے وقت اپنایا جاتا ہے؟

(الف) زر مبادلہ کا نظام

(ب) معینہ حد کا نظام

(ج) متناسب محفوظ سرمائے کا نظام

(د) اعتباری زر کا نظام

سوال 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔

1. تجارتی بنک قرضے جاری کرتے وقت ہنڈیوں پر..... لگاتا ہے۔

جواب: بٹہ

وضاحت: تجارتی بنک جب ہنڈی یا بل کو مقررہ مدت سے پہلے نقد میں تبدیل کرتا ہے تو اصل رقم میں سے کچھ رقم کاٹ لیتا ہے، جسے بٹہ کہتے ہیں۔ یہ بنک کی آمدنی کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

مثال: اگر ہنڈی کی مالیت 10,000 روپے ہو تو بنک بٹہ کاٹ کر مثلاً 9,500 روپے ادا کرتا ہے۔

2. اعتباری زر کی تخلیق = --- زر نقد کا تناسب %

جواب: 100 - زر نقد کا تناسب%

وضاحت: اعتباری زر کی تخلیق کا انحصار اس زر نقد پر ہوتا ہے جو بنک امانتوں میں سے محفوظ رکھتا ہے۔ جتنا کم زر نقد محفوظ رکھا جائے گا، اتنا ہی زیادہ اعتباری زر تخلیق ہو سکے گا۔

مثال: اگر زر نقد کا تناسب 20% ہو تو اعتباری زر کی تخلیق 80% تک ہو سکتی ہے۔

3. تجارتی بنک کی بنیاد پر کئی گنا زیادہ مالیت کے قرضے جاری کرتے ہیں۔

جواب: امانتوں

وضاحت: تجارتی بنک عوام کی جمع کروائی ہوئی امانتوں کی بنیاد پر قرضے جاری کرتے ہیں۔ یہی امانتیں اعتباری زر کی تخلیق کا سبب بنتی ہیں۔

مثال: اگر بنک میں 1 لاکھ روپے جمع ہوں تو بنک اسی بنیاد پر کئی لاکھ روپے کے قرضے جاری کر سکتا ہے۔

4. پاکستان میں زر محفوظ کا تناسب فیصد ہوتا ہے۔

جواب: 20 فیصد

وضاحت: سٹیٹ بینک آف پاکستان تجارتی بنکوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ اپنی موصولہ امانتوں کا ایک خاص حصہ زر نقد کی صورت میں محفوظ رکھیں تاکہ امانت داروں کی طلبی ضروریات پوری کی جا سکیں۔

مثال: اگر 1 لاکھ روپے جمع ہوں تو بینک کو 20 ہزار روپے زر نقد محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔

5. لوگ اپنی قیمتی امانتیں، اثاثے اور زیورات بنکوں کے فراہم کردہ میں رکھواتے ہیں۔

جواب: لاکرز

وضاحت: بینک اپنے گاہکوں کو لاکرز کی سہولت فراہم کرتے ہیں جہاں وہ اپنی قیمتی اشیاء محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہ سہولت امانت کی حفاظت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

مثال: سونا، زیورات اور اہم دستاویزات عموماً بینک لاکرز میں رکھے جاتے ہیں۔

سوال 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

1. بینک سے کیا مراد ہے؟

جواب:

بنک ایک مالیاتی ادارہ ہے جو عوام کی بچت شدہ رقوم بطور امانت قبول کرتا ہے اور ضرورت مند افراد کو قرضے فراہم کرتا ہے۔

مثال: تجارتی بنک عوام سے رقم جمع کر کے تاجروں کو کاروبار کیلئے قرض دیتا ہے۔

2. طلبی امانتوں اور بچت امانتوں میں کیا فرق ہے؟

جواب:

طلبی امانتیں وہ ہوتی ہیں جو امانت دار جب چاہے بغیر پیشگی اطلاع کے نکلوا سکتا ہے، جبکہ بچت امانتوں پر بنک منافع ادا کرتا ہے اور ان کا مقصد بچت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

مثال: کرنٹ اکاؤنٹ طلبی امانت ہے جبکہ سیونگ اکاؤنٹ بچت امانت ہے۔

3. زر اعتبار تخلیق کرنے کیلئے ضروری شرائط کیا ہیں؟

جواب:

زرِ اعتبار کی تخلیق کیلئے امانتوں کی دستیابی، زر نقد کا مناسب تناسب، قرض داروں کی موجودگی اور بنکوں کا باہمی تعاون ضروری ہے۔

مثال: اگر لوگ بنکوں میں رقم جمع کرائیں تو بنک زیادہ قرضے جاری کر سکتے ہیں۔

4. فہرستی اور غیر فہرستی بنکوں میں کیا فرق ہے؟

جواب:

فہرستی بنک مرکزی بنک کے قوانین کے تحت کام کرتے ہیں اور زر نقد کا تناسب مرکزی بنک کے پاس رکھتے ہیں، جبکہ غیر فہرستی بنک ان پابندیوں کے پابند نہیں ہوتے۔

مثال: نیشنل بنک فہرستی بنک ہے۔

5. نفع و نقصان کے شراکتی کھاتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب:

ایسے کھاتے جن میں بنک اور کھاتہ دار نفع اور نقصان میں برابر کے شریک ہوتے ہیں، نفع و نقصان کے شراکتی کھاتے کہلاتے ہیں۔

مثال: اسلامی بنکاری میں سیونگ اکاؤنٹس اسی بنیاد پر ہوتے ہیں۔

6. معینہ حد کے نظام اور مناسب محفوظ سرمائے کے نظام میں کیا فرق ہے؟

جواب:

معینہ حد کے نظام میں نوٹ جاری کرنے کی ایک مقررہ حد ہوتی ہے، جبکہ مناسب محفوظ سرمائے کے نظام میں نوٹوں کے بدلے مناسب زر محفوظ رکھا جاتا ہے۔

مثال: پاکستان میں مناسب محفوظ سرمائے کا نظام رائج ہے۔

7. مضاربہ اور مشارکہ میں کیا فرق ہے؟

جواب:

مضاربہ میں ایک فریق سرمایہ دیتا ہے اور دوسرا محنت کرتا ہے، جبکہ مشارکہ میں دونوں فریق سرمایہ اور نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔

مثال: مضاربہ سرٹیفکیٹس کاروباری ادارے جاری کرتے ہیں۔

8. قرض حسنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:

قرض حسنہ وہ قرض ہوتا ہے جو بغیر سود یا منافع کے ضرورت مند افراد کو دیا جاتا ہے۔

مثال: طلبہ کو تعلیمی مقاصد کیلئے دیا جانے والا قرض حسنہ۔

9. مرکزی بنک کو بنکوں کا بنک کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:

مرکزی بنک تجارتی بنکوں کو قرض دیتا ہے، ان کی نگرانی کرتا ہے اور مشکل وقت میں ان کی مدد کرتا ہے، اس لیے اسے بنکوں کا بنک کہا جاتا ہے۔

مثال: سٹیٹ بنک آف پاکستان تجارتی بنکوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

10. زری پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب:

زری پالیسی وہ پالیسی ہے جس کے ذریعے مرکزی بنک زر کی مقدار اور قرضوں کو کنٹرول کر کے قیمتوں میں استحکام پیدا کرتا ہے۔

مثال: شرح سود میں اضافہ کر کے افراط زر کو کنٹرول کرنا۔

سوال 5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

✨ سوال نمبر 1: تجارتی بنکوں سے کیا مراد ہے؟ ان کی اقسام بیان کریں۔

تجارتی بنک کی تعریف: تجارتی بنک وہ مالیاتی ادارے ہیں جو عوام کی جمع شدہ رقوم کو امانت کے طور پر وصول کرتے ہیں اور ضرورت مند افراد یا اداروں کو قرضے فراہم کرتے ہیں۔ ان کا بنیادی مقصد معاشرتی اور اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور منافع حاصل کرنا ہوتا ہے۔

تجارتی بنک نہ صرف قرضے دیتے ہیں بلکہ لوگوں کی بچت کو محفوظ رکھتے ہیں، ادائیگیوں میں سہولت فراہم کرتے ہیں اور زر کی تخلیق میں مدد کرتے ہیں۔

مثال: حبیب بنک، مسلم کمرشل بنک، نیشنل بنک وغیرہ، جو کاروباری قرضے اور بینکنگ خدمات فراہم کرتے ہیں۔

◆ **تجارتی بنکوں کے اہم کام:**

1. **عوام کی رقوم محفوظ رکھنا:**

لوگ اپنی بچت اور قیمتی اثاثے بینکوں میں امانت کے طور پر رکھواتے ہیں، جیسے سونا، جائیداد یا نقد رقم۔

2. قرضے فراہم کرنا:

تجارتی بنک صنعتی، زرعی یا صرفی ضروریات کے لیے قلیل مدت اور طویل مدت کے قرضے دیتے ہیں۔

3. زر کی تخلیق:

قرضے جاری کر کے بنک موجودہ رقوم سے کئی گنا زیادہ قرضے فراہم کر سکتے ہیں، جس سے زر کی گردش میں اضافہ ہوتا ہے۔

4. منافع حاصل کرنا:

قرضوں پر وصول کی جانے والی سود کی رقم یا مارک اپ کے ذریعے بنک منافع کماتے ہیں۔

◆ تجارتی بنکوں کی اقسام:

1. فہرستی بنک (Scheduled Banks):

- یہ مرکزی بنک کے قوانین کے مطابق کام کرتے ہیں۔

- نوٹ کے لیے مخصوص رقم مرکزی بنک کے پاس محفوظ رکھنی ہوتی ہے۔

- مثال: نیشنل بنک، پنجاب بنک، فرسٹ وومن بنک۔

2. غیر فہرستی بنک (Non-Scheduled Banks):

- یہ فہرستی بنکوں کے قوانین کے کچھ پابندیوں سے آزاد ہوتے ہیں۔
- مرکزی بنک برے حالات میں ان کی مدد نہیں کرتا۔
- مثال: چھوٹے یا خصوصی مقاصد کے بنک۔

3. زرعی بنک (Agriculture Banks):

- کسانوں اور زرعی شعبے کی ترقی کے لیے قرضے فراہم کرتے ہیں۔
- مثال: زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ (Zarai Taraqati Bank Ltd)۔
- کام: کھاد، بیج، ادویات، زرعی مشینری کی خریداری میں مدد کرنا۔

4. صنعتی بنک (Industrial Banks):

- صنعتی ترقی اور پیداواری عمل بڑھانے کے لیے قرضے دیتے ہیں۔
- مثال: Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC)۔
- کام: مشینری، عمارات، صنعتی آلات کی خریداری میں سرمایہ فراہم کرنا۔

5. تعاونی بنک (Cooperative Banks):

- امداد باہمی کے اصول پر کام کرتے ہیں اور کسانوں یا زرعی انجمنوں کو آسان قرضے دیتے ہیں۔
- مثال: صوبائی تعاونی بینک۔
- کام: زراعت کی ترقی اور مشترکہ سرمایہ کاری کی سہولت فراہم کرنا۔

6. بچت بینک (Saving Banks):

- لوگوں میں بچت کا رجحان پیدا کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔
- مثال: تمام تجارتی بینک، قومی بچت مراکز، ڈاک خانے کے بینک۔
- کام: عوام کی رقوم جمع کر کے منافع کے ساتھ واپس کرنا۔

7. مبادلہ بینک (Exchange Banks):

- ملکی کرنسی کو غیر ملکی کرنسی میں تبدیل کرنے کا کام کرتے ہیں۔
- مثال: نیشنل بینک، مسلم کمرشل بینک۔
- کام: درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو مالی سہولت فراہم کرنا۔

8. رہن رکھنے کے بینک (Mortgage Banks):

- قیمتی اثاثوں یا جائیداد کو بطور رہن رکھ کر قرضے دیتے ہیں۔
- مثال: ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (HBFC)۔
- کام: لوگوں کو رہائشی یا تجارتی منصوبوں کے لیے قرض فراہم کرنا۔

◆ خلاصہ:

تجارتی بنک معاشی ترقی اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ ہیں۔

- عوام کی رقوم محفوظ کرتے ہیں۔
- قرضے جاری کر کے کاروبار، صنعت اور زراعت کی ترقی ممکن بناتے ہیں۔
- مختلف اقسام کے بنک مخصوص شعبوں میں خدمات فراہم کرتے ہیں تاکہ معیشت کی تمام ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

✽ سوال نمبر 2: تجارتی بنکوں کے فرائض پر روشنی ڈالیں۔

تجارتی بنک نہ صرف عوام کی رقوم کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہیں بلکہ معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

1. عوام کی رقوم کو محفوظ رکھنا

تجارتی بنک لوگوں کی بچت اور قیمتی اثاثے جیسے نقد رقم، سونا، جائیداد، زیورات وغیرہ امانت کے طور پر محفوظ رکھتے ہیں۔

- اس عمل سے لوگوں کا سرمایہ محفوظ رہتا ہے اور وہ بغیر کسی خوف کے اپنی رقوم بینک میں رکھ سکتے ہیں۔

- مثال: اگر کسی شخص نے بینک میں اپنی پس انداز شدہ رقم جمع کروائی ہے تو ضرورت کے وقت وہ اسے باسانی نکال سکتا ہے۔

2. قرضے فراہم کرنا

تجارتی بینک ضرورت مند افراد یا اداروں کو قرضے فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ کاروبار، صنعت یا زرعی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کر سکیں۔

- قرضے قلیل یا طویل مدت کے ہوتے ہیں اور سود یا منافع کی شکل میں واپس لیے جاتے ہیں۔
- مثال: ایک کاروباری شخص بینک سے قرضہ لے کر نیا کارخانہ قائم کرتا ہے۔

3. زر کی تخلیق

تجارتی بینک موجودہ رقوم کی بنیاد پر کئی گنا زیادہ قرضے جاری کر کے زر کی گردش اور تخلیق ممکن بناتے ہیں۔

- قرض دار کے کھاتے میں نئی رقم منتقل کر دی جاتی ہے اور چیک کی صورت میں یہ رقم دوسرے بینک میں دوبارہ جمع ہو کر مزید قرضے پیدا کرتی ہے۔
- اس طرح معاشی سرگرمی میں اضافہ ہوتا ہے۔

4. منافع حاصل کرنا

تجارتی بنک اپنے فراہم کردہ قرضوں پر سود یا منافع وصول کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے اپنے کاروبار کو چلانے اور ترقی دینے کے قابل ہوتے ہیں۔

- یہ منافع بنک کے اخراجات اور عوام کو سود ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- مثال: ایک بنک قرض پر 10% سود وصول کرتا ہے اور عوام کو جمع شدہ رقم پر 5% سود دیتا ہے۔

5. چیک اور ادائیگی کی سہولت فراہم کرنا

بینک عوام کو چیک بک اور ڈرافٹ کے ذریعے ادائیگی کی سہولت فراہم کرتے ہیں، تاکہ لوگ نقد رقم کے بغیر لین دین کر سکیں۔

- اس سے معاشرتی اور تجارتی لین دین میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔
- مثال: کاروباری ادارے چیک کے ذریعے اجرت، سامان یا خدمات کی ادائیگی کرتے ہیں۔

6. ہنڈیوں پر بٹہ لگانا اور مالی امداد فراہم کرنا

تجارتی بنک بین الاقوامی اور ملکی تجارتی لین دین میں ہنڈیوں یا مالی ضمانتوں پر کام کرتے ہیں اور ٹریڈرز کو آسانی فراہم کرتے ہیں۔

- اس کے ذریعے کاروبار میں سرمایہ کاری اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

7. زرعی اور صنعتی ترقی میں مدد

- زرعی بنک کسانوں کو کھاد، بیج، ادویات اور مشینری خریدنے کے لیے آسان قرضے دیتے ہیں۔
- صنعتی بنک صنعتکاروں کو مشینری، آلات اور پیداواری عمل بڑھانے کے لیے سرمایہ فراہم کرتے ہیں۔

8. عوام میں بچت کا رجحان پیدا کرنا

- تجارتی بنک بچت کھاتے یا سوانگ بینکنگ کے ذریعے لوگوں کو اپنی رقوم بینک میں جمع کروانے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- اس سے نہ صرف عوام کی بچت محفوظ ہوتی ہے بلکہ معیشت میں سرمایہ کاری کے مواقع بھی بڑھتے ہیں۔

◆ خلاصہ:

تجارتی بنک معاشی ترقی کا بنیادی ستون ہیں۔ ان کے فرائض درج ذیل ہیں:

1. عوام کی رقوم محفوظ رکھنا

2. قرضے فراہم کرنا
3. زر کی تخلیق کرنا
4. منافع حاصل کرنا
5. چیک اور ادائیگی کی سہولت فراہم کرنا
6. ہنڈیوں پر بٹہ لگانا
7. زرعی و صنعتی ترقی میں مدد
8. عوام میں بچت کا رجحان پیدا کرنا

مثال: حبیب بینک یا نیشنل بینک کے ذریعے کاروباری قرضے دینے، زر کی تخلیق، اور زر مبادلہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

✨ **سوال نمبر 3:** تجارتی بینک زراعتبار کی تخلیق کس طرح کرتے ہیں نیز اس سلسلے میں درپیش حد بندیوں کا بھی ذکر کریں۔

تجارتی بینک نہ صرف قرضے فراہم کرتے ہیں بلکہ زر کی تخلیق (اعتباری زر) کے ذریعے معیشت میں رقوم کی گردش اور سرمایہ کاری کو بھی بڑھاتے ہیں۔ یہ عمل درج ذیل طریقے سے انجام پاتا ہے:

◆ زراعتبار کی تخلیق کا عمل

1. جمع شدہ امانت کی بنیاد پر قرضے دینا

- بینک عوام سے جمع شدہ رقوم یا امانتیں حاصل کرتے ہیں۔

- یہ رقوم بنک کے پاس مکمل نقد کے طور پر محفوظ نہیں رہتیں بلکہ بنک ان رقوم کا کچھ حصہ نقد (زر نقد) رکھ کر باقی رقم قرضے میں جاری کر دیتے ہیں۔
- مثال: اگر بنک کے پاس 50 ملین روپے جمع ہیں اور زر نقد کا تناسب 20% ہے تو 10 ملین روپے بنک محفوظ رکھتا ہے اور باقی 40 ملین روپے قرضے میں جاری کرتا ہے۔

2. قرض دار کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کرنا

- قرضہ وصول کرنے والے کو نقد رقم نہیں دی جاتی بلکہ نیا کھاتہ کھول کر قرض کی رقم جمع کر دی جاتی ہے۔
- قرض دار کو چیک بک دی جاتی ہے تاکہ وہ ضرورت پڑنے پر چیک کے ذریعے رقم نکال سکے۔

3. چیک کے ذریعے رقوم کی گردش

- جب قرض دار چیک کے ذریعے رقم دوسرے بنک میں جمع کراتا ہے، تو دوسرا بنک بھی زر نقد کا کچھ حصہ محفوظ رکھ کر باقی قرضے جاری کرتا ہے۔
- اس عمل سے ایک ہی امانت کی بنیاد پر کئی گنا زر تخلیق ہوتا ہے، جسے معاشیات میں اعتباری زر کی تخلیق کہا جاتا ہے۔

4. معاشی اثرات

- اس عمل سے معیشت میں رقوم کی گردش بڑھتی ہے۔
- کاروباری افراد اور صنعتکار آسانی سے سرمایہ حاصل کرتے ہیں اور سرمایہ کاری بڑھتی ہے۔

◆ زراعتبار کی تخلیق میں درپیش حد بندیاں

تجارتی بنک اپنی مرضی سے جتنی چاہیں زر تخلیق نہیں کر سکتے۔ اس عمل پر درج ذیل حد بندیاں اثر انداز ہوتی ہیں:

1. زر کی مقدار (Quantity of Money)

- اگر ملک میں زر کی مقدار کم ہو، تو عوام زیادہ رقوم جمع نہیں کرائیں گے اور بنک بھی زیادہ قرضے جاری نہیں کر سکیں گے۔
- مثال: معاشی بحران کے دوران عوام نقد رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں، جس سے بنک کی زر تخلیق محدود ہو جاتی ہے۔

2. عوام کی زر نقد کے لیے طلب (Demand for Cash)

- اگر لوگ ادائیگیاں زیادہ نقد میں کریں تو بنک کے پاس جمع شدہ رقوم کم ہوں گی اور زراعتبار کی تخلیق کم ہو جائے گی۔
- اگر لوگ چیک کے ذریعے ادائیگیاں کریں تو زر تخلیق بڑھتی ہے۔

3. قرض داروں کی قلت (Shortage of Borrowers)

- اگر لوگ قرض لینا پسند نہ کریں یا قرض لینے کے قابل نہ ہوں، تو بنک کے پاس رقوم موجود ہونے کے باوجود زر تخلیق رک جائے گی۔

4. معاشی اتار چڑھاؤ (Economic Fluctuations)

- معیشت کی سست روی یا کاروباری نقصان کی صورت میں سرمایہ کاری کم ہوتی ہے، قرضے کم جاری ہوتے ہیں اور زر تخلیق رک جاتی ہے۔
- جب معیشت مضبوط ہو تو قرضے زیادہ اور زر تخلیق بڑھ جاتی ہے۔

5. زر نقد کا تناسب (Cash Reserve Ratio)

- بنک قانونی طور پر کچھ حصہ نقد رکھیں، باقی قرضوں میں دیں۔
- اگر مرکزی بنک تناسب بڑھا دے تو زر تخلیق کم ہو جاتی ہے اور اگر کم کرے تو زر تخلیق بڑھ جاتی ہے۔

6. ضمانتی اثاثوں کی کمی (Shortage of Security Assets)

- قرض دینے کے لیے بنک کو ضمانت چاہیے۔
- اگر قرض داروں کے پاس مناسب ضمانت نہ ہو تو بنک قرض نہیں دے سکتا اور زر تخلیق رک جاتی ہے۔

7. بینکوں کا تعاون (Cooperation Among Banks)

- ایک بینک اکریلا زر تخلیق نہیں کر سکتا۔
- بینکوں کا باہمی تعاون اور مکمل بینکاری نظام شامل ہونا ضروری ہے۔

8. مرکزی بینک کی پالیسی (Policy of Central Bank)

- اگر مرکزی بینک سخت زر پالیسی اختیار کرے تو قرضے کم ہوں گے اور زر تخلیق محدود ہو جائے گی۔
- نرم پالیسی کی صورت میں قرضے زیادہ اور زر تخلیق بڑھ جائے گی۔

◆ خلاصہ:

- تجارتی بینک عوام کی جمع شدہ رقوم اور قرضوں کی بنیاد پر زر کی تخلیق کرتے ہیں۔
- یہ عمل معیشت میں سرمایہ کاری، کاروبار اور تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دیتا ہے۔
- حد بندیاں عوام کی نقد طلب، قرض داروں کی دستیابی، مرکزی بینک کی پالیسی اور بینکوں کے تعاون پر منحصر ہیں۔

مثال: اگر ایک بینک 50 ملین روپے جمع کرواتا ہے اور 20% نقد رکھتا ہے، تو 40 ملین روپے قرضوں میں جاری کرتا ہے۔ یہ قرض دوسرے بینک میں جمع ہونے کے بعد مزید قرضے پیدا کرتا ہے، اور یوں ایک امانت کی بنیاد پر کئی گنا زر تخلیق ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 4: مرکزی بنک سے کیا مراد ہے؟ مرکزی بنک کے فرائض بیان کریں۔

1. مرکزی بنک کی تعریف

مرکزی بنک ایک ایسا اعلیٰ مالیاتی ادارہ ہے جو ملک کے بنکاری نظام اور مالیاتی اداروں کو مستحکم بنانے کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔

یہ ملک کے تمام تجارتی بنکوں کا ناظم اور رہنما ہوتا ہے اور معیشت میں زر کی مقدار، قیمتوں کی استحکام، اور مالیاتی نظم و نسق پر کنٹرول رکھتا ہے۔

وضاحت:

- مرکزی بنک منافع کمانے کے لیے نہیں بلکہ عوام کی بھلائی اور معیشت کی ترقی کے لیے کام کرتا ہے۔
- پاکستان میں مرکزی بنک کا نام سٹیٹ بنک آف پاکستان ہے۔

2. مرکزی بنک کے فرائض

مرکزی بنک کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

1. ملک کے بنکاری نظام کو کنٹرول کرنا

- مرکزی بنک تمام تجارتی بنکوں کی نگرانی کرتا ہے تاکہ وہ قوانین کے مطابق کام کریں۔
- یہ بنک نظام کی شفافیت اور مالی استحکام کے لیے اہم ہے۔

مثال: اگر کوئی بنک مقررہ زر نقد کا تناسب پوری نہیں کر رہا، تو مرکزی بنک مداخلت کر کے اسے درست کرتا ہے۔

2. نوٹ جاری کرنا

- مرکزی بنک ملک میں کرنسی (نوٹ) کے اجراء کا واحد مجاز ادارہ ہے۔
- یہ نوٹ عوام میں گردش کے لیے جاری کرتا ہے اور کرنسی کی مقدار کو معیشت کے مطابق کنٹرول کرتا ہے۔

3. زر مبادلہ اور قیمتی دھاتوں کا تحفظ

- مرکزی بنک ملک میں موجود زر، سونا اور زرمبادلہ کے ذخائر کا محافظ ہے۔
- یہ بین الاقوامی لین دین کے لیے مالی وسائل فراہم کرتا ہے۔

4. بازار زر کا ناظم ہونا

- مرکزی بنک زر کی قیمت کو استحکام دینے اور افراط زر (مہنگائی) کو کنٹرول کرنے کے لیے مالیاتی اور زر پالیسی وضع کرتا ہے۔

- اس کا مقصد ملک میں معاشی استحکام برقرار رکھنا ہے۔

5. مالیاتی اداروں کی نگرانی اور رہنمائی

- مرکزی بینک تجارتی بنکوں کو قرضے دینے، زر کی مقدار کنٹرول کرنے اور مالیاتی اصولوں پر عمل درآمد کرانے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- یہ بنکیں اگر کسی بحران میں پھنس جائیں تو مرکزی بینک امداد بھی فراہم کرتا ہے۔

6. زری پالیسی وضع کرنا

- مرکزی بینک ملک کی معیشت کی حالت کے مطابق زری پالیسی بناتا ہے۔
- اگر معیشت میں رکاوٹ ہو تو نرم پالیسی سے قرضے آسان کر دیتا ہے، اور اگر مہنگائی ہو تو سخت پالیسی سے زر کی مقدار محدود کر دیتا ہے۔

7. عوام کی بھلائی اور معاشی ترقی میں کردار

- مرکزی بینک عوام کی بھلائی، قومی پیداوار، سرمایہ کاری، اور معیشت کی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے کام کرتا ہے۔
- منافع کمانا اس کے لیے ثانوی اہمیت رکھتا ہے۔

◆ خلاصہ:

- مرکزی بنک ملک کے مالی اور بنکاری نظام کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔
- یہ نوٹ جاری کرتا، بنکاری نظام کو منظم کرتا، زر کی مقدار اور قیمتوں کو مستحکم رکھتا، بینکوں کی نگرانی کرتا، اور زر پالیسی وضع کرتا ہے۔
- پاکستان میں مرکزی بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان ہے جو معاشی ترقی اور عوام کی بھلائی کے لیے کام کرتا ہے۔

🌟 سوال نمبر 5: بازار زر کے ناظم کی حیثیت سے مرکزی بنک کی زر پالیسی کا جائزہ لیں۔

1. بازار زر میں مرکزی بنک کا کردار

- مرکزی بنک بازار زر کا ناظم ہے، یعنی ملک میں زر کی مقدار، گردش، اور اس کی قدر پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔
- اس کردار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ معیشت میں افراط زر (مہنگائی) یا تقریب زر (پیسوں کی کمی) پیدا نہ ہو۔

وضاحت:

- افراط زر کے دوران زیادہ زر کی مقدار قیمتوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔
- تقریب زر کے دوران زر کی کمی کاروبار اور پیداوار کو سست کر دیتی ہے۔

- مرکزی بنک زر کی مقدار کو کنٹرول کر کے معیشت کو مستحکم رکھتا ہے۔

2. زر پالیسی (Monetary Policy) کی اقسام

مرکزی بنک زر کی مقدار اور گردش کو کنٹرول کرنے کے لیے زر پالیسی اختیار کرتا ہے، جو افراط زر اور تفریط زر کے حالات کے مطابق دو طرح کی ہوتی ہے:

(الف) سخت زر پالیسی (Contractionary Policy)

افراط زر کے دوران مرکزی بنک زر کی مقدار کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس کے طریقے:

1. **حد مختم کی شرح بڑھانا:** تجارتی بنکوں کو قرضہ دینے کے لیے زیادہ زر نقد رکھنے پر مجبور کرنا۔
 - مثال: اگر حد مختم 20% سے بڑھا کر 25% کر دی جائے تو بنکیں زیادہ قرضہ نہیں دے سکتیں۔
2. **صرفی قرضوں پر کنٹرول:** عام لوگوں کی غیر ضروری اشیا خریداری (ٹی وی، کار، فرج وغیرہ) پر قرضے کم کر دینا۔
3. **اخلاقی ترغیب (Moral Persuasion):** بنکوں کو مشورہ دینا کہ غیر پیداواری قرضے جاری نہ کریں۔

(ب) نرم زر پالیسی (Expansionary Policy)

تفریطِ زر یا معاشی سست روی کے دوران زر کی مقدار بڑھائی جاتی ہے۔

اس کے طریقے:

1. حد مختم کی شرح کم کرنا: تجارتی بنکوں کو زیادہ قرضے جاری کرنے کی اجازت دینا۔
 - مثال: حد مختم کو 20% سے کم کر دیا جائے تاکہ زیادہ لوگ قرض لے سکیں۔
2. سود کی شرح کم کرنا: قرضے سستے ہو جائیں اور کاروبار اور سرمایہ کاری کو فروغ ملے۔
3. اخلاقی ترغیب: تجارتی بنکوں سے زیادہ قرضے جاری کرنے کی اپیل کرنا تاکہ معاشی سرگرمی بڑھے۔

3. زر کی تخلیق میں مرکزی بنک کا کردار

مرکزی بنک زر کی مقدار کنٹرول کر کے تجارتی بنکوں کی زر تخلیق کی صلاحیت کو بھی منظم کرتا ہے:

- تجارتی بنک جو اپنے پاس موجود زر نقد کے چند حصے کو قرضے میں جاری کرتے ہیں، اس سے زر کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

- مرکزی بنک حد بندی اور پالیسی کے ذریعے اس تخلیق کو متوازن رکھتا ہے تاکہ افراطِ زر یا تفریطِ زر پیدا نہ ہو۔

مثال:

- اگر معاشی ترقی کے دوران قیمتیں بڑھ رہی ہوں تو مرکزی بنک سخت زر پالیسی اختیار کرتا ہے تاکہ بنکوں سے زیادہ قرضے جاری نہ ہوں اور زر کی گردش محدود رہے۔
- اگر ملک میں سرمایہ کاری کم ہو رہی ہو اور کاروبار سست ہو تو نرم زر پالیسی سے قرضے آسان کر دیے جاتے ہیں تاکہ زر کی گردش بڑھے اور معیشت فعال ہو۔

◆ نتیجہ / جائزہ

- مرکزی بنک کی زر پالیسی بازار زر کے ناظم کی حیثیت سے نہایت اہم ہے۔
- یہ معیشت میں قیمتوں کے استحکام کو یقینی بناتا ہے۔
- افراطِ زر کے دوران قیمتوں میں اضافے کو روکتا ہے اور تفریطِ زر کے دوران سرمایہ کاری اور کاروبار کو فروغ دیتا ہے۔
- اس کے بغیر ملک کی معیشت غیر مستحکم اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہو سکتی ہے۔

🌟 سوال نمبر 6: پاکستان میں بلاسود بنکاری نظام کی ترویج کے لیے کی گئی کوششوں کا ذکر کریں۔

1. بلاسود بنکاری کا تعارف

- بلاسود بنکاری ایک ایسا مالی نظام ہے جس میں سود (ربا) کی کوئی صورت نہیں چلائی جاتی۔
- اس نظام کا مقصد اسلامی تعلیمات کے مطابق مالی لین دین کو یقینی بنانا اور سود سے ہونے والے ظلم و استحصال کا خاتمہ کرنا ہے۔
- اس نظام میں بنک اور عوام دونوں سرمایہ کاری کے نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں، یعنی سود کی بجائے شراکت کی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔

2. پاکستان میں بلاسود بنکاری کی ترویج کے لیے اقدامات

(الف) نفع و نقصان کے شراکتی کھاتوں کا آغاز

پاکستان میں نفع و نقصان کے شراکتی کھاتے یکم جولائی 1981ء سے متعارف کروائے گئے۔

اس نظام میں:

- عوام اپنی جمع کردہ رقوم کو بنک میں جمع کرواتے ہیں۔
- یہ رقوم بنک مختلف کاروباری اور سرمایہ کاری کے منصوبوں میں لگاتا ہے۔
- منافع اور نقصان، کھاتہ دار اور بنک کے درمیان شراکتی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس اقدام کا مقصد سودی نظام کو ختم کر کے اسلامی اصولوں کے مطابق مالی لین دین کو فروغ دینا تھا۔

(ب) اسلامی بینکوں اور نظام کی ترویج

- حکومت اور مرکزی بنک نے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے قوانین اور ضوابط مرتب کیے۔
- مثال کے طور پر، 'Meezan Bank'، 'Al Baraka Bank' اور دیگر بینک سود سے پاک قرضہ اور شراکتی سرمایہ کاری فراہم کرنے لگے۔
- ان بینکوں میں شریعت بورڈ موجود ہوتا ہے جو یقینی بناتا ہے کہ تمام لین دین شریعت کے مطابق ہو۔

(ج) قانونی اور ضابطہ سازی

مرکزی بنک آف پاکستان نے اسلامی بینکاری کے لیے قواعد و ضوابط مرتب کیے تاکہ:

- سودی لین دین مکمل طور پر ختم ہو۔
- شراکتی نظام میں شفافیت اور عوامی اعتماد قائم ہو۔
- بینک شریعت بورڈ کے زیر نگرانی کام کریں۔

(د) عوام میں آگاہی اور تربیت

- بینک اور حکومت نے عوام کو بلاسود بینکاری کے فوائد سے آگاہ کرنے کے لیے مختلف پروگرامز، مہمات اور سیمینارز کا آغاز کیا۔
- لوگوں کو بتایا گیا کہ سودی نظام میں سرمایہ کاری نقصان دہ ہو سکتی ہے اور اسلامی بینکاری میں شراکت کے ذریعے نفع اور نقصان کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے۔

3. بلاسود بینکاری کے اہم طریقہ کار

1. مشارکہ (Partnership / Musharaka):

- بینک اور کاروباری شخص مل کر سرمایہ لگاتے ہیں۔
- نفع و نقصان دونوں میں برابر شریک ہوتے ہیں۔

2. مضاربہ (Mudaraba):

- ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا کاروبار کرتا ہے۔
- نفع مقررہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے، نقصان صرف سرمایہ فراہم کرنے والے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

3. قرض حسنہ:

- ضرورت مندوں کو بغیر کسی سود یا سروس چارج کے قرضے دیے جاتے ہیں، جیسے طلبہ کے قرضے۔

4. مارک اپ اور کرایہ داری کی شراکت:

- بنک اشیا خرید کر گاہکوں کو دیتے ہیں اور مناسب قیمت یا کرایہ وصول کرتے ہیں۔

5. حصصی شراکت (Equity Participation):

- بنک اور کمپنی کے حصص خرید کر نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔

4. بلاسود نظام کے فوائد

- سود سے پاک نظام ہونے کی وجہ سے عوام کو ظلم اور استحصال سے بچاتا ہے۔
- سرمایہ کاری میں منافع اور نقصان کی شراکت سے معاشرتی انصاف اور شراکت داری کا فروغ ہوتا ہے۔
- اسلامی اصولوں کے مطابق معیشت میں شفافیت اور بھلائی کو یقینی بناتا ہے۔
- کاروباری افراد اور سرمایہ کاروں کے لیے اعتماد پیدا کرتا ہے۔

◆ نتیجہ:

- پاکستان میں بلاسود بنکاری نظام کی ترویج کے اقدامات 1981ء سے شروع ہوئے اور اب یہ نظام ملک میں کافی مقبول ہو چکا ہے۔

- اس نظام نے نہ صرف سودی نظام کا خاتمہ کیا بلکہ عوام کو اسلامی تعلیمات کے مطابق مالی مواقع فراہم کیے اور معیشت میں منصفانہ ترقی کو فروغ دیا۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.